روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
فون ۳۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۱ جمعرات ۱۸ - شوال ۱۴۱۴ھ ' ۳۱ - امان ۱۳۷۳ ھش ' ۳۱ - مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری تمناؤں پر خدا تعالیٰ کی عظمت کو مقدم کرنا چاہئے

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے لیکن کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں' جو دوست چاہتا ہے۔ وہی یہ چاہتا ہے۔ تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جن و انس کو میں نے صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ الذاریات:۵۷) انسان کو چاہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ معلم جس رنگ اور طاقت کا ہو۔ اس کا اثر اسی حیثیت سے حسب استعداد سننے والوں پر ہوتا ہے' بشرطیکہ استعداد میں قابلیت ہو۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں اور خوف اور خشیت رکھتے ہیں۔ ان پر اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا نشان یہ ہے کہ روح تزکیہ نفس کے لئے دوڑتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اگر نفس امارہ کے ساتھ تعلق زیادہ ہے اور اس کی حکومت کے نیچے ہے' تو طبیعت میں ایک اضطراب اور قلق سا پیدا ہوتا ہے۔ اس کی باتوں سے نفرت معلوم ہوتی ہے۔ وہاں بیٹھنے اور سننے کو جی نہیں چاہتا' بلکہ گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے۔ جب انسان اس قسم کی بے چینی اور بے لذتی ایک حقانی واعظ کی باتوں سے اپنے دل میں پائے تو اس کو واجب ہے کہ وہ اپنی روح کی فکر کرے کہ وہ ہلاکت کے گڑھے پر پہنچی ہوئی ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں ہلاک کرنے والی چیز کیا ہو گی؟

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۸)

خدا کے دوست کو مخلوق دکھ نہیں دے سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

حقیقی آرام اور آسائش حاصل کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لے۔ جب اس سے تعلق پیدا کر لے گا تو پھر سب کچھ اپنے آپ ہی اس کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائے گا مجھے یہ قصہ ہمیشہ یاد آ کر مزا دیا کرتا ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے پاس یہ شکایت لے کر گیا کہ میں نے شہر کے قاضی صاحب کے پاس روپے بطور امانت رکھے تھے لیکن اب مانگنے پر دیتے نہیں۔ میں نے انہیں معتبر سمجھ کر کوئی گواہ بھی نہیں رکھا تھا۔ بادشاہ نے سوچا کہ اگر میں قاضی صاحب کو یہاں بلوا کر پوچھوں گا تو وہ انکار کر دیں گے۔ اور ان کے روپے لینے کا کوئی ثبوت ہے نہیں۔ اس لئے مشکل ہو گا۔ قاضی صاحب سے کسی تدبیر سے روپے وصول کرنے چاہئیں۔ بادشاہ نے تدبیر یہ کی کہ اس شخص کو کہا کہ کل جب میرا جلوس بازار سے نکلے تو تم قاضی صاحب کے مکان کے قریب بیٹھ جانا۔ میں وہاں آ کر تم سے باتیں کروں گا اور تم نے گھبرانا نہیں دوسرے دن جب بادشاہ کا جلوس نکلا تو قاضی صاحب کے مکان کے قریب جا کر بادشاہ نے اس سے کچھ باتیں کیں اور پھر چلا گیا۔ بادشاہ کے جانے کے بعد قاضی صاحب اس سے کہنے لگے۔ بھئی تم نے کل کچھ امانت کا ذکر کیا تھا۔ کچھ نشان بتاؤ تا کہ میں اس کی نسبت سوچ کر بتا سکوں اس نے وہی نشان جو پہلے دن بتائے تھے بتا دیئے۔ قاضی صاحب نے روپیہ نکال کر اس کے حوالہ کیا۔ اور کہا کہ پہلے تم نے کیوں نہ مجھے یہ باتیں بتائیں تا کہ میں اسی وقت تمہیں روپیہ دے دیتا۔ تو اس طرح اس کا روپیہ وصول ہوا کہ وہ بادشاہ کا دوست تصور کیا گیا۔ اب رعایا کی مجال نہیں تھی کہ اس کی مخالفت کرتی پس جو شخص خدا تعالیٰ سے دوستی پیدا کر لے پھر مخلوق کی طاقت نہیں کہ اس کو دکھ دے سکے۔

(از خطبہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

تقریب نکاح و شادی

○ مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے ابلاغیات شاہد ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر کا نکاح ہمراہ مکرمہ درثمین صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صابر صاحب آف گولبازار ربوہ حال واشنگٹن امریکہ ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۴ء بعد نماز عصر بیت محمود میں پڑھا۔ محترم حافظ صاحب نے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیات مسنونہ میں بنی نوع انسان کو انسانوں کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قول سدید پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور اس کے بعد دعا کرائی۔

اگلے روز گولبازار میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔ ۱۹۔ مارچ کو احاطہ دفتر انصار اللہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ و وکیل التعلیم تحریک جدید نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ مبارک فرمائے۔

اعلان نکاح

○ مکرم سید عامر مقبول صاحب حال لندن ابن مکرم سید مقبول احمد صاحب ۴/۴ دار الرحمت غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ عزیزہ فوزیہ پروین صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد خاں صاحب حال کینیڈا سے محترم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیت ناصر ربوہ میں مورخہ ۱۶-۳-۹۴ بعوض ۳۶۰۰ پونڈ حق مہر پر پڑھایا اور دعا کروائی۔

مکرم سید عامر مقبول صاحب حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرماوے۔

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی (اردو سیکشن) کی کلاس ششم میں داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے داخلہ فارم اور پراسپکٹس حاصل کر لیں۔

داخلہ ٹسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ۱۰۔ اپریل بروز اتوار ہو گا۔

(پرنسپل)
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۱ ۔ امان ۱۳۷۳ھش ۔ ۳۱ ۔ مارچ ۱۹۹۴ء

امام جماعت کی محبت کا عکس

دس سال بعد ملنے والے دوستوں میں سے ایک دوست نے بڑی حیرانگی اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ' ہمیں حضرت صاحب نے کیا بنا دیا ہے؟ جماعت کے دوست بزرگ بڑے چھوٹے کتنی بے پناہ محبت سے ہم سے ملتے ہیں۔ کتنا بے ساختہ پیار ہم کو دے رہے ہیں۔ کتنے بڑے بڑے مقام و مرتبہ کے حامل لوگ ہیں اور خود چل چل کر ہمارے پاس آرہے ہیں۔ معانقہ کرتے ہیں تو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ سینے سے یوں لگاتے ہیں کہ جیسے دل کے اندر چھپالیں گے۔ آنکھیں ہیں کہ نم ہیں۔ چہرے ہیں کہ شاداب اور کھلے ہوئے۔

اس دوست نے حیرت سے کہا کہ یہ سب کیا ہے۔ ہم تو معمولی لوگ ہیں جن کو اتفاق سے قربانی کی ایک سعادت مل گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جانتے تھے کہ حضرت صاحب ساری جماعت کو دعاؤں کی تحریک باربار فرماتے رہے۔ خود بھی حضرت صاحب کی محبتیں ہم پر نچھاور ہوتی رہیں مگر اس ساری صورت حال کی پوری شدت ہم پر اب عیاں ہوئی ہے۔

یہ کیا صورت حال ہے؟ یہ بات کیونکر ہوتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی اجتماعی زندگی کا وہ شاندار پہلو ہے جس کو صرف اور صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ احباب جماعت کی آپس میں والہانہ محبت جب حضرت امام جماعت احمدیہ کی محبت کے شیشے سے منعکس ہو کر آتی ہے تو اس کی شدت ہزار گنا بڑھ جاتی ہے۔

ایک عام سادہ سا احمدی اپنے امام کو کسی بات پر مضطرب اور بے چین دیکھتا ہے تو اس کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہو جاتی ہے۔ وہ مولا کی چوکھٹ کو بے ساختہ تھام کر اس سے چمٹ جاتا ہے کہ میرے خدا مجھے کچھ دے یا نہ دے میرے محبوب امام کی جھولی بھر دے وہ سب منصوبے وہ سب سکیمیں وہ ساری باتیں جو میرا امام کر رہا ہے ان سب کو غیر معمولی کامیابی دے۔ آپ کو کبھی گرم ہوا نہ لگے۔ آپ کی آنکھیں سدا ساری جماعت کی طرف سے ٹھنڈی رہیں۔ ہر احمدی کو ایسا بنا دے۔ اے خدا۔ اے خدا!!!

راہبر کی رہنمائی میں چلا جاتا ہوں میں
منزلوں کے فاصلوں کو روز کم پاتا ہوں میں
مجھ سے ٹکرائے گی دنیا تو میں ٹکرا جاؤں گا
ورنہ از خود تو بہت دھیما بنا جاتا ہوں میں

فضل عمر ہسپتال ۹۴-۳-۲۶ ابوالاقبال

تم کہاں سے آگئے کانٹے بچھانے کے لئے
زندگی کی راہ کو مشکل بنانے کے لئے
پاؤں پاؤں راستوں پر میں نہیں چلتا کبھی
مجھ کو جھکڑ لے کے جاتے ہیں ٹھکانے کے لئے

فضل عمر ہسپتال ۹۴-۳-۲۶ ابوالاقبال

○

نہ میں چپ رہا نہ قلم رکا مرے جرم کو کوئی نام دو
مری بات سن کے زمانے بھر کو خلوصِ دل کا پیام دو

مری کوششوں پہ تری نگاہِ کرم نہ ہو تو ہیں رائیگاں
مرا گھر بنائے نہ بن سکا مرے گھر کو تم در و بام دو

یہ درست ہے کہ ہر ایک شخص جو اُس کے دل میں ہے کہہ سکے
جو معاشرہ کو بگاڑنے پہ تلا ہے اُس کو لگام دو

نہ صلہ کی ہے مجھے آرزو نہ گلہ ہے میری زبان پر
مرے نکتہ چیں کے نصیب کو تہہ دل سے میرا اسلام دو

مرے منہ سے رزق حلال کا کوئی دانہ دانہ نہ چھین لے
یہ نہ ہو کہ موت کے ڈر سے تم مرے منہ میں رزق حرام دو

مری دھڑکنیں مری خامشی میں بدل کے رُو بہ کمال ہیں
مری آہ آہِ رسا رہے مجھے نطق دو نہ کلام دو

میں نسیم اپنے قریب تر جسے دیکھتا ہوں تمہیں تو ہو
مجھے دے سکو جو تسلیاں کبھی صبح دو کبھی شام دو

۹۴-۳-۲۸ نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد خان - فرینکفرٹ

جماعت احمدیہ دہلی کے سنہری دور کی ایک جھلک

تقسیم برصغیر سے پہلے کی جماعت احمدیہ دہلی بعض بہت ہی بزرگ اور مخلص و فدائی ہستیوں پر مشتمل تھی- کیا مرد و خواتین اور کیا بچے اور بچیاں سب ہی صدق و وفا اور اخلاص کے پتلے تھے- اور تھے بھی ایک خاندان کے افراد کی طرح اپنے اپنے دائرے میں ایک دوسرے سے انس و محبت کا تعلق رکھنے والے- اس دور سعادت آثار کی آخری یادگار محترم مولوی عبدالمجید صاحب ۹۰ سال کی عمر پاکر ۱۷- مئی ۱۹۹۳ء کو کراچی میں وفات پاگئے- ان کی وفات کی خبر مجھے لندن سے آمدہ اپنے ایک عزیز کے ٹیلفونی پیغام کے ذریعے ملی- اس اندوہناک خبر پر میں دل پکڑ کر رہ گیا- پھر کسی قدر توقف کے بعد غالب کا یہ شعر (خفیف سے تصرف کے ساتھ) زبان پر آئے بغیر نہ رہا-

داغ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

اس دور یادگار کی اس آخری یادگار کے اس جہان سے اٹھ کر اس جہان میں جابسیرا کرنے کی خبر سن کر اول سے آخر تک کے واقعات شنیدہ و دیدہ پر مشتمل اس دور قدیم کی جماعت احمدیہ کی پوری تاریخ ایک لامتناہی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے سے گزرنے لگی- اللہ اللہ کیسی نادر روزگار اور مایہ صد افتخار واجب الاحترام ہستیاں تھیں جو اول روز سے جماعت احمدیہ دہلی کو نصیب ہوئیں اور جنہوں نے ہندوستان کے اس تاریخی شہر کی فضاؤں میں ندائے حق بلند کرکے دعوت الی اللہ کا فریضہ اس جذبہ و جوش سے ادا کیا کہ اشاعت حق کا حق ادا کر دکھایا- تقسیم برصغیر تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یکے بعد دیگرے تین نسلیں جوان ہو کر اپنے اپنے وقت پر خدمت کے میدان میں مصروف عمل ہو چکی تھیں- اس تمام عرصہ کے دوران جماعت احمدیہ دہلی پر بھی تین دور آئے اور ان تینوں ادوار میں علی الترتیب تین نسلوں نے تعلیم و تربیت اور اشاعت ہدایت کے میدان میں اپنے اپنے طریق پر جدوجہد و عمل اور کاوش مسلسل کے خوب خوب جوہر دکھائے اور آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لئے روشن و درخشندہ نشان راہ چھوڑے-

پہلا دور رفقاء کا دور تھا ان میں حضرت سید میر ناصر نواب صاحب دہلوی (آپ اگرچہ قادیان میں سکونت پذیر تھے لیکن وہاں سے گاہے بگاہے اپنے وطن تشریف لاتے رہتے تھے) حضرت میاں عبدالعزیز صاحب دہلوی' حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی اور حضرت میر قاسم علی صاحب کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں- حضرت مولوی محمود حسن خان صاحب' خلف الرشید حضرت حافظ وزیر محمد خان' محب اللہ شاہ' سجادہ نشین دہلی کو بھی ان میں شامل سمجھنا چاہئے اس لئے کہ وہ تھے تو دہلی ہی کے رہنے والے لیکن بسلسلہ ملازمت پٹیالہ میں مقیم تھے اور پٹیالہ سے دہلی آتے رہتے تھے- اس دور کے اواخر میں میرے والد حضرت محمد حسن آسان صاحب ابن حضرت مولوی محمود حسن خان صاحب بھی مستقل سکونت کے لئے پٹیالہ سے دہلی واپس آگئے تھے- وہ اس وقت جوانی کے دور میں قدم رکھ رہے تھے- یہ ابتدائی دور میں میری پیدائش سے بہت پہلے کا دور تھا- بعد میں حضرت والد صاحب نے متعدد بار ہمیں وہ مکان دکھائے جن میں مذکورہ بالا بزرگ ہستیاں ایک زمانہ میں رہائش پذیر تھیں- ہم ان مکانوں کو بڑی عقیدت سے دیکھا کرتے تھے اور بارہ دری حضرت خواجہ میر درد میں واقع حضرت سید میر ناصر نواب صاحب کے ایک آبائی مکان میں تو ہم ازراہ عقیدت کرایہ پر کچھ عرصہ مقیم بھی رہے-

دوسرا دور بعض رفقاء اور تبع تابعین کا دور تھا- ان میں سے حضرت بابو اعجاز حسین صاحب دہلوی' حضرت محمد حسن آسان صاحب دہلوی' شیخ غلام حسین صاحب لدھیانوی' حضرت حاجی محمد صدیق صاحب پٹیالوی' حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب' محترم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی' محترم شیخ محمود حسین صاحب دہلوی ڈسپنسر' محترم بابو اکبر علی صاحب' محترم میر مہدی حسین صاحب و میر انتظار حسین صاحب آف بریلی' محترم مولوی عبدالحمید صاحب' محترم مولوی عبدالمجید صاحب' محترم منشی برکت علی صاحب' محترم حافظ عبدالسلام صاحب' محترم فضل محمد خان صاحب' محترم نصیر الحق صاحب' محترم مرزا محمد حسین صاحب' محترم شیخ اعجاز احمد صاحب اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں خدمت کے میدان میں بہت پیش پیش تھے- ان سب حضرات اور ان کے ساتھ بے شمار دوسرے احباب کو بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے میدانوں میں اہم خدمات بجالانے اور کارہائے نمایاں سر انجام دینے کی توفیق ملی- دوسرے دور میں حضرت بابو اعجاز حسین صاحب شروع شروع میں امیر جماعت تھے- جنرل سیکرٹری کا عہد حضرت محمد حسن آسان دہلوی کے پاس تھا- حضرت بابو اعجاز حسین صاحب بڑی شان کے بزرگ تھے- بہت فراخ حوصلہ' سخی و فیاض اور سب کے ہی ہمدرد و غم خوار' بحیثیت امیر جماعت ادب و احترام اور محبت و عقیدت کے لحاظ سے ایک رنگ میں باپ کا درجہ حاصل تھا- خدا کے فضل سے تھے بھی متمول و مرفع الحال اس لئے ہر کسی کا ہر رنگ میں بہت خیال رکھتے- قرض دے کر کبھی واپسی کا مطالبہ نہ کرتے تھے البتہ قرض دیتے وقت یہ تسلی ضرور کر لیتے کہ قرض لینے والا واقعی حاجت مند ہے اور فریب نہیں دے رہا- اس کے بعد کسی مقروض نے رقم واپس کردی تو ٹھیک اور اگر کوئی بے چارہ واپس نہ کرسکا تو بھی اللہ کی حمد ہی کرتے- وہ اسی میں خوش رہتے تھے کہ ان کی دی ہوئی رقم کسی کے کام آکر ٹھکانے لگی- بلا استثناء وہ جماعت کے تمام افراد کو اپنے ہی خاندان کے افراد تصور کرتے تھے- ان کے گھر میں شادی بیاہ' اور آمین وغیرہ کی کوئی بھی تقریب ہوتی تو وہ صرف چیدہ افراد کو ہی نہیں بلکہ ساری جماعت کو ضرور مدعو کرتے اور سب کی خاطر مدارت کرکے بہت خوش ہوتے-

تیسرا دور ان کی وفات کے بعد بیسویں صدی کی تیسری دہائی کے وسط میں شروع ہوا- جو ۱۹۴۷ء میں تقسیم برصغیر تک جاری رہا- اس تیسرے دور میں حضرت بابو اعجاز حسین صاحب کے فرزند ارجمند محترم بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت تھے- اس دور میں اگرچہ آگے چل کر جماعت کے دور دور تک پھیلاؤ کی وجہ سے نئی دہلی کی علیحدہ جماعت محترم حافظ عبدالسلام صاحب کی امارت میں منظم ہو چکی تھی- تاہم پرانی دہلی اور نئی دہلی کی جماعتیں تنظیمی لحاظ سے علیحدہ علیحدہ ہونے کے باوجود قریبی روابط کے باعث باہم دگر ایک ہی تھیں-

دوسرے اور تیسرے دور میں جن ہستیوں کو بڑھ چڑھ کر خدمات بجالانے کی توفیق ملی یوں تو ان میں سے ہر خوش نصیب ایک دوسرے سے بڑھ کر تھا تاہم ان میں دو جوان رعنا اور اپنے اپنے رنگ میں یگانہ بھائی عبدالحمید اور عبدالمجید خاص طور پر نمایاں ہو کر سامنے آئے- بڑے بھائی مولوی عبدالحمید صاحب سالہا سال جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے بہت سرگرمی اور تندہی سے خدمات بجالاتے رہے- مذہبی کتب کا مطالعہ بہت وسیع تھا- ٹریکٹ لکھنے' انہیں شائع اور تقسیم کرانے میں نیز جلسے کرانے اور ان میں جاجاکر تقریریں کرنے میں وہ ہمہ وقت مصروف رہتے تھے- اس کے ساتھ ساتھ عیسائیوں' آریوں' ساتن دھرمیوں نیز بہائیوں وغیرہ کے ساتھ مناظروں میں ابتداءً مولوی عمرالدین صاحب اور پھر حضرت محمد حسن آسان جماعت کی طرف سے پیش پیش ہوتے اور آئے دن میدان مار رہے ہوتے- بعض اہم مواقع پر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس' حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب' محترم مولوی نذیر احمد صاحب ملتانی' محترم مہاشا محمد عمر صاحب اور محترم گیانی واحد حسین صاحب بھی مرکز سلسلہ سے تشریف لاکر مناظروں میں جماعت کی طرف سے پیش ہوتے- یہ ایسے معرکے کے مناظرے ہوتے کہ پورے شہر میں جماعت کی دھاک بیٹھ جایا کرتی تھی- محترم مولوی عبدالحمید صاحب نے سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد گھانا (مغربی افریقہ) میں کئی سال تک مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی- بعدازاں وہ جماعت احمدیہ کراچی میں آخری سانس تک سرگرم عمل رہے اور ہر ممکن خدمت بجا لانے کی حالت میں ۸۹ سال کی عمر میں ۱۹۹۰ء میں داعی اجل کو لبیک کہا- انہوں نے **خدمت و فدائیت کا** بہت شاندار ریکارڈ بطور یادگار اپنے پیچھے چھوڑا-

محترم مولوی عبدالمجید صاحب نے جماعت احمدیہ کے دوسرے اور تیسرے دور میں بہت طویل عرصہ تیسرے دور کے اختتام تک سیکرٹری تعلیم و تربیت کی حیثیت سے بنیادی نوعیت کی بہت اہم خدمات سر انجام دیں- انہوں نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کا فریضہ کمال تندہی سے اس زمانہ میں سرانجام دیا جب کہ ابھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم معرض وجود میں نہ آئی تھی- یہ وہ زمانہ تھا جس میں دیگر افراد کے علاوہ بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے انتظام و انصرام کی تمام تر ذمہ داری والدین کے بعد جماعت کے سیکرٹری تربیت

کے سپرد ہوتی تھی۔ وہ باقاعدہ ایک تفصیلی منصوبے اور پروگرام کے تحت اس ذمہ داری کو بہت خوش اسلوبی سے نبھاتے رہے۔ میں خود اور میرے دوسرے بھائی ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بچپن اور پھر جوانی کے زمانہ میں محترم مولوی عبدالمجید صاحب ہر اتوار کو ایک یا دو معاونین کے ہمراہ سائیکل پر سفر کرتے ہوئے دہلی اور نئی دہلی کے ایک ایک احمدی گھرانے میں جاتے' بچوں کو بلا کر ان سے نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے کے بارہ میں دریافت فرماتے۔ نیز قرآن مجید کی جو سورتیں' قرآنی دعائیں اور درثمین کی نظمیں یاد کی ہوتیں وہ بچوں سے سنتے نیز مزید سورتیں' دعائیں اور درثمین کی نظمیں یاد کرنے کی تلقین فرماتے۔ انہوں نے ایک بہت تفصیلی چارٹ بنایا ہوا ہوتا تھا اس میں ہر بچہ کی کارکردگی اور رفتار ترقی درج فرماتے جاتے تھے۔ اتوار کا دن ہفتہ میں تعطیل کا ایک ہی دن ہوتا تھا اور وہ بھی احمدی بچوں کی تربیت کی خاطر سائیکل کے طویل سفر کی نذر ہو جاتا تھا۔

محترم مولوی عبدالمجید صاحب اپنے بڑے بھائی محترم مولوی عبدالحمید صاحب کی طرح انگریزی محاورہ کی رو سے "سیلف میڈ" یعنی خود ساختہ و پرداختہ تھے۔ مراد یہ ہے کہ خود اپنی محنت اور کوشش سے اپنے آپ کو مفید وجود بنانے اور دوسروں کو فیض پہنچانے والے انسان۔ انہوں نے بھی اس زمانہ کے متوسط گھرانوں کے نوجوانوں کے طریق کے مطابق میٹرک پاس کرنے کے بعد ایک سرکاری دفتر میں کلرک کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ وہ سنٹرل پی ڈبلیو ڈی کا دفتر تھا۔ ذاتی تحقیق کے نتیجہ میں دونوں بھائیوں نے پورے انشراح کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور پھر پوری استقامت کے ساتھ اس حال میں حق پر قائم رہے کہ والد احمدیت کے مخالف تھے اور آخر دم تک مخالف ہی رہے۔ ان کی ضعیفی میں انہیں اپنے ہاں رکھ کر ان کی خدمت کرنے میں دونوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ دونوں نے دفتر کے فرائض میں دیانت دارانہ انہماک اور غیر معمولی جماعتی مصروفیات کے باوجود مزید تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے منشی فاضل کا امتحان پاس کر کے فارسی میں مہارت حاصل کی۔ اور پھر تمام عمر دینی علوم کی تحصیل میں لگے رہے۔ مولوی عبدالمجید صاحب مولوی فاضل کا امتحان

پاس کر کے عربی کے فاضل بنے اور اس کے بعد بی۔ اے پاس کر کے گریجوایشن تک اپنی تعلیم مکمل کی۔ قرآن مجید' احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت بانی سلسلہ کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ اسی لئے آپ کا قرآن مجید کا درس بہت پر مغز اور پر معارف ہوتا تھا۔ جماعت کے ہفتہ واری اجلاسوں میں جو بالعموم احمدیہ دارالمطالعہ میں منعقد ہوتے تھے ہم سب ان کے درس قرآن سے بہت محظوظ ہوا کرتے تھے۔ دفتر میں اپنی محنت' سلیقہ شعاری اور دیانتداری کے خصوصی اوصاف کی وجہ سے محترم مولوی عبدالمجید صاحب کلرکی سے ترقی کرتے کرتے سنٹرل پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر کے عہدے پر فائز ہوئے اور اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کر کے بہت نیک نامی اور عزت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ بہت نستعلیق عادات رکھنے والے' نفاست پسند' خوش شکل' خوش وضع' خوش اطوار اور خوش پوش و خوش لباس واقع ہوئے تھے۔

دونوں بھائیوں میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد تقویٰ کے بنیادی وصف کے زیر اثر ایمانداری اور دیانتداری کے اوصاف اس طرح رچ بس گئے تھے کہ کام دین کا ہو یا دنیا کا ان کی انجام دہی کے دوران قدم قدم پر دونوں اوصاف اپنا اثر دکھا رہے ہوتے۔ اسی لئے دونوں بھائی جس سرکاری دفتر میں ملازم تھے اس میں بہت نیک نام اور افسروں کی نگاہوں میں بھی بہت واجب الاحترام تھے۔ اس کا مجھے ذاتی طور پر اس وقت علم ہوا جب میں ۱۹۴۰ء میں بی۔ اے پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا میں اکاؤنٹنٹ جنرل سنٹرل ریونیو کے دفتر میں ملازم ہوا۔ اگرچہ محترم عبدالمجید صاحب اور محترم عبدالحمید صاحب نے اس دفتر میں کبھی کام نہ کیا تھا لیکن دونوں کی نیک نامی اور ذات گرامی کی صدائے بازگشت ایک روز اس دفتر میں بھی اس شان سے گونجی کہ سب تعریف کئے بغیر نہ رہے۔ جب میں اکاؤنٹنٹ جنرل سنٹرل ریونیو کے دفتر میں ملازم ہوا تو وہ جنگ عظیم دوم کا زمانہ تھا۔ جنگ کی وجہ سے دفاتر میں کام بہت بڑھ چکا تھا۔ نئے بھرتی ہونے والوں میں سے اکثر نوجوان کام کی بھرمار سے تنگ آکر ڈنڈی مار جایا کرتے تھے اور صحیح چیکنگ کے بغیر اکاؤنٹس پر سرسری نگاہ ڈال کر کام نمٹا دیا کرتے تھے۔ اور اوقات کار ختم ہونے سے کچھ پہلے ہی یہ جا اور وہ جا کا تانتا بندھ جاتا اور دیکھتے ہی

دیکھتے سب کے چمپت ہو جانے سے دفتر خالی ہو جاتا۔ بعد میں جب افسران ان کی غلطیاں پکڑتے تو بہت ڈانٹ ڈپٹ ہوتی لیکن ان چکنے گھڑوں پر کوئی اثر نہ ہوتا اس کے برخلاف میں اپنی گھریلو اور جماعتی تربیت کے زیر اثر بہت محنت اور دیانت داری سے اپنے کام میں مصروف رہتا اور دفتری اوقات کے بعد بھی دیر تک کام میں مصروف رہ کر پوری دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دیتا۔ اس لئے افسران مجھ سے بہت خوش رہتے دفتر میں مسٹر مہاجن نامی ایک سپرنٹنڈنٹ تھے وہ روزانہ دفتری اوقات کے بعد دیر تک کام کرنے کے عادی تھے۔ ایک روز وہ مجھ سے کہنے لگے مسٹر مسعود، کیا تم احمدی ہو! میں نے اثبات میں جواب دیا لیکن پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔ انہوں نے کہا تمہاری محنت' دیانتداری اور کام میں انہماک کی کیفیت دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ ضرور تم احمدی ہوگے۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں پہلے پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں ملازم ہوا تھا جس سیکشن میں متعین ہوا وہاں دو (احمدی) نوجوان پہلے سے کام کر رہے تھے اور وہ دونوں آپس میں سگے بھائی تھے وہ تھے احمدی اور کام بہت محنت اور دیانتداری سے کرتے تھے۔ دفتر بھر میں ان کی اور دوسری احمدی ملازمین کی ایمانداری اور دیانتداری کا بہت شہرہ تھا۔ ویسی ہی محنت اور دیانتداری جو فی زمانہ عنقاء ہے اب میں نے تم میں دیکھی ہے۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ تم بھی ضرور احمدی ہوگے۔ میں نے کہا ان دونوں بھائیوں کے نام عبدالحمید اور عبدالمجید تو نہیں تھے؟ فوراً بولے بالکل یہی نام تھے ان دونوں کے کیا تم انہیں جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ وہ دونوں میرے بزرگ ہی نہیں میرے مربی و محسن ہیں میں انہی کا تربیت یافتہ ہوں۔ کہنے لگے اس میں کوئی شک نہیں احمدی بہت محنتی اور ایماندار ہوتے ہیں۔ ہندو ہونے کے باوجود میرے دل میں ان کی محنت اور ایمانداری کی بہت قدر ہے۔

قیام پاکستان کے بعد محترم مولوی عبدالحمید صاحب اور مولوی عبدالمجید صاحب نے کراچی میں رہائش اختیار کی اور جب تک صحت نے اجازت دی دونوں جماعتی کاموں میں پوری سرگرمی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ محترم مولوی عبدالحمید صاحب کی وفات کے بعد اب محترم مولوی عبدالمجید صاحب کی وفات

جماعت احمدیہ کراچی کے لئے بالعموم اور ان تمام احباب کے لئے بالخصوص جو پارٹیشن سے معاً قبل کے زمانہ میں جماعت احمدیہ دہلی سے متعلق رہے ہیں بہت صدمہ اور افسوس کا موجب ہوئی ہے۔ یہ دونوں قیمتی وجود جماعت احمدیہ دہلی کے سنہرے دور کی آخری یادگار تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان دونوں مجاہد بھائیوں کی مغفرت فرمائے اور ان کی اولادوں اور نسلوں کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایک خط

○ مکرم نعمانہ صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں:-

محترم نسیم سیفی صاحب

آپ بھی خوش نصیبوں میں آگئے۔ ہر آن اللہ تعالیٰ کا سایہ آپ پر رہے۔ حضرت صاحب نے ٹھیک ہی تو کہا تھا کہ سیفی صاحب اشعار میں بات اپنے آپ سے کرتے ہیں مگر مخاطب دشمن ہوتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ میں تو سیدھی بات کرتا ہوں۔ "انداز ہے اپنا اپنا"۔

میں میڈیسن کی طالبہ ہوں۔ یہی احساس آپ کے شاگرد ڈاکٹر صلاح الدین صاحب آف نیویارک کے مضامین پڑھ کر ہوا کہ استاد نے اپنا گُر ان کو بھی سکھایا۔ مضامین میں ہلکا پھلکا ذکر امریکہ اور یورپ کا کیا اور آپ کی طرح مخاطب اپنے ملک و شہر کی طبعی خامیوں سے بھی تھے۔

مضامین پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ جہاں بھی گئے اور جو دیکھا وہ ذہن کے کسی گوشہ میں محفوظ رہا۔ اور جب لکھنے کا موقع ملا تو یادداشت نے خوب ساتھ دیا۔ گائنی اور ریڈیالوجی سے ڈاکٹر صاحب کا واسطہ نہیں لیکن ان کی اصطلاحات کا بھی آسان فہم اور مناسب اردو ترجمہ کیا اس نے ذہن میں ہر پوائنٹ کو واضح کر دیا۔ "اردو زبان اپنی جو ہوئی"۔

آپ تو بہت ماہر شکاری بھی نکلے۔ آئندہ بھی جب ڈاکٹر صاحب آپ سے ملنے آئیں تو یہی سلوک ان سے [illegible]۔ کچھ اور مضامین لکھوائیں۔ تشنگی باقی ہے۔ کیونکہ میڈیسن اور حفظان صحت کا میدان بہت وسیع ہے۔

مجھے مریضوں کو اپنی زبان میں سمجھانے میں بہت آسانی رہے گی۔ مضامین پڑھ کر گھر بیٹھے ہر جگہ کی سیر بھی ہو گئی۔ الفضل کو اور آپ کو مبارک ہو۔ واقعی اخبار تعلیم و تربیت کے لئے ہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سرزمین پاکستان کے سانپ

نام کتاب: سرزمین پاکستان کے سانپ
مصنف: پروفیسر محمد شریف خان- ایم ایس سی- ایسوسی ایٹ پروفیسر آف زوالوجی- تعلیم الاسلام کالج- ربوہ
صفحات=۲۰۸
سائز= بڑا- ۲۳x۳۶/۸
ناشر=اردو سائنس بورڈ لاہور
قیمت=۱۵۰ روپے
مطبع= شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
ملنے کا پتہ=۲۹۹- اپر مال- لاہور

یہ کتاب پاکستان میں سانپوں کے چوٹی کے ماہر محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب کی زبردست تصنیف ہے- اور ان کی عمر بھر کی کاوشوں کا نچوڑ ہے- اردو زبان میں اپنے موضوع پر یہ پہلی تصنیف ہے- محترم پروفیسر صاحب تعلیم الاسلام کالج سے وابستہ ہیں اور کبھی بھی انہوں نے خود کو نصابی کتب کی قید میں محدود نہیں رکھا بلکہ عملی تحقیق ہر دور میں ان کا اوڑھنا بچھونا رہی ہے- دنیائے سائنس کے چوٹی کے مجلات میں ان کے تحقیقی مضامین کی ایک بڑی تعداد شائع ہو کر اہل علم میں ان کا ایک غیر معمولی مقام متعین کر چکی ہے- سانپوں کے موضوع پر موصوف پاکستان میں حرف آخر کا درجہ رکھتے ہیں- اسی وجہ سے اردو سائنس بورڈ نے پروفیسر صاحب موصوف سے یہ کتاب لکھوائی ہے اور بلاشبہ اس کتاب کی تصنیف کے بعد اردو زبان میں اس موضوع پر ایک ایسی قابل قدر تصنیف کا اضافہ ہوا ہے جو اس سے پہلے اس زبان میں موجود نہ تھی- ہم محترم پروفیسر صاحب کو اس زبردست علمی کاوش پر بھرپور مبارکباد پیش کرتے ہیں-

اس کتاب میں پاکستان میں پائے جانے والے ۴۹ اقسام کے بری اور ۱۴- اقسام کے بحری سانپوں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے اور پاکستان کی سرزمین پر پایا جانے والا کوئی سانپ اس کتاب کے دائرہ سے باہر نہیں رہا-

سب سے پہلے باب نمبر ا میں برصغیر میں سانپ پر علمی تحقیق کے متعلق ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے جس میں ہندی لٹریچر اور مذہبی کتب میں دی گئی سانپ کے متعلق دلچسپ معلومات اکٹھی کی گئی ہیں اس کے بعد برصغیر پاک و ہند میں کئے گئے سانپوں کے سائنسی مطالعہ کا ذکر ہے- پاکستان کے قیام کے بعد اس سلسلے میں لکھے گئے مقالات وغیرہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ زیر نظر کتاب اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے-

دوسرے باب میں سانپ کے ارتقاء جسمانی بناوٹ اور عادات و خصائل کا ذکر ہے اور سانپ کے جسمانی اعضا اور مختلف نظام ہائے زندگی کو شکلوں کی مدد سے واضح کیا گیا ہے اس باب میں سانپ کے قدرتی دشمنوں اور سانپ کی ان دشمنوں کے خلاف مدافعت کا بھی ذکر کیا گیا ہے-

تیسرے باب میں مختلف سانپوں کی نوعی پہچان کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں- اس سلسلے میں جو اصطلاحات سائنسی تحقیق میں استعمال کی جاتی ہیں اور اس کے لئے جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں ان کا ذکر کیا گیا ہے-

اس کے بعد چوتھے باب میں خاص طور پر پاکستان میں پائے جانے والے سانپوں کی پہچان کے متعلق ان کے قبائل کی کلید پہچان اور ان کی تمام قسموں کا ذکر ہے- اسی باب میں سانپوں کی کثیر رنگین تصویریں شامل کی گئی ہیں جو کہ نفس مضمون کو اجاگر کرنے میں خاصی مدد دیتی ہیں- تصویریں بہت اعلیٰ درجہ کی ہیں اور کتاب کی خوب صورتی میں اضافہ کا موجب ہیں- ہر جگہ شکلوں سے بھی وضاحت کی گئی ہے- جس سے اس علم میں دلچسپی رکھنے والوں کو بہت مدد مل سکتی ہے-

پانچویں باب میں زہریلے سانپوں کی پہچان کے متعلق بتایا گیا ہے اور مارگزیدگی کے مسائل پر بحث کی گئی ہے- اور بتایا گیا ہے کہ ہر قسم کے سانپ کو بلا دریغ مارتے رہنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں کیونکہ قدرت نے سانپ کو بھی کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے جو کہ ہمارے فائدہ کے لئے ہی ہو سکتا ہے- اس لئے ہم ہر قسم کے سانپ کو تہ تیغ کر کے نہ صرف اس کے فوائد سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہوں گے بلکہ ہم اپنے ماحول کے ایک خوبصورت دوست جانور کی دوستی کی فیض رسانی سے محروم ہو جائیں گے-

اس باب میں زہریلے سانپوں کی فہرست دی گئی ہے اس میں پاکستان کے سانپوں کے تین قبائل، سات جنسوں اور دس انواع سے تعلق رکھنے والے زہریلے سانپ ریکارڈ کئے گئے ہیں اور ان کی پہچان کے لئے کلید شناخت دی گئی ہے- کیونکہ مار گزیدہ کے لئے صحیح تریاق (اینٹی وینن) (ANTIVENIN) کا انتخاب کرنے کے لئے سانپ کی نوع کی صحیح پہچان نہایت ضروری ہے- مارگزیدگی اور اس کے علاج کے متعلق بھی بات چیت کی گئی ہے اور مارگزیدگی کے سلسلے میں ابتدائی طبی امداد کے متعلق تفصیلی ہدایات درج کی گئی ہیں جس سے ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکتے ہیں- مارگزیدگی کی علامات بھی درج کی گئی ہیں- جس سے ابتدائی طور پر آسانی ہو سکتی ہے سانپ کے زہر کے تریاق کے متعلق بھی معلومات دی گئی ہیں- مارگزیدگی سے حفاظتی تدابیر بتانے کے علاوہ عام زخم اور مارگزیدگی کی پہچان بھی بتائی گئی ہے- سائنسی تحقیق میں دلچسپی رکھنے والوں کے علاوہ عام پبلک بھی اسے دلچسپی سے پڑھ سکتی ہے اور اس میں عام زندگی کیلئے فائدہ مند مواد دیا گیا ہے- عام طور پر دیہات میں سوائے ان پڑھ نیم حکیموں یا ٹونے ٹوٹکے سے علاج کرنے والوں کے سانپ گزیدگی کے متعلق ابھی تک کوئی معلومات نہیں- جبکہ ایسی تمام معلومات اس کتاب کے اس باب سے حاصل کر کے عملی زندگی میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور انسانی زندگی جیسی قیمتی متاع کو بچانے میں یہ معلومات بہت کار آمد ثابت ہو سکتی ہیں-

چھٹا باب سانپ اور انسانی تہذیب کے متعلق ہے جس میں برصغیر پاک و ہند جنوب مشرقی ایشیا، جزیرہ نما عرب، افریقہ، بالٹک ریاستوں، یورپ، امریکہ، مختلف اقوام اور دنیا کے مختلف قبائل اور تہذیبوں میں سانپ کی مذہبی حیثیت اور احترام کا جائزہ کسی قدر تفصیل سے پیش کیا گیا ہے- یہ باب بھی کافی دلچسپی کا حامل ہے اور پڑھنے والے کی توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سانپ کے اردگرد پُر اسراریت کا ہالہ دراصل حقائق کو پوری طرح نہ جانتے ہوئے اور نہ سمجھتے ہوئے انسان نے خود تخلیق کیا ہے وگرنہ سانپ تو ایک ادنیٰ قسم کی مخلوق ہے- اس کی جن خاصیتوں کو اس کی پراسراریت کی وجہ سمجھ لیا گیا ہے دراصل وہی اسی جانور کی زندگی کے کمزور ترین پہلو ہیں انسانی تہذیب میں سانپ سے متعلق توہمات میں بین الاقوامی اور بین الملکتی یکسانیت کا اس باب میں حال پڑھ کر انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے-

ساتویں باب میں سانپ سے متعلق چند پراسرار کہانیاں دی گئی ہیں جو یقیناً دلچسپی سے پڑھی جائیں گی-

سب سے آخر میں مصنف نے پڑھنے والوں کو سانپ سے دوستی کرنے کی تجویز پیش کی ہے جس سے اس کتاب کو پڑھنے والے یقیناً پسند کریں گے- کیونکہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ سانپ ایک مفید جانور ہے اور ہمارے ماحول میں ایک اہم اور مفید کردار ادا کرتا ہے- اس لئے اس تجویز میں کوئی قباحت نہیں محسوس کی جانی چاہئے- باقی ہر نوع میں اچھے برے عناصر ہوتے ہی ہیں صرف برے عناصر کی وجہ سے تمام قوم کے درپے آزاد ہو جانا تو کوئی انسانیت نہیں ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یاد رفتگان

منور احمد قریشی

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ

خاکسار ابھی مکرم رانا علاؤالدین صاحب وفات یافتہ کے حالات زندگی کے بارے میں دعا کے لئے لکھنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ مورخہ ۹۳-۲-۱۹ کو شام کو گھر پہنچا تو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ محترمہ اماں جان خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ رانا علاؤالدین صاحب وفات پا گئی ہیں- میرے لئے یہ خبر کسی بجلی کے گرنے سے کم نہ تھی- کیونکہ چند روز قبل ہی ان سے مل کر آیا تھا- صحت کافی اچھی تھی- بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں- اس تمام عرصہ میں نصائح کرتی رہیں- اور کہا کہ ہماری زندگی تو عارضی ہے- جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آجائے چلے جانا ہے- اس لئے عبادت کی طرف خاص توجہ دیا کرو- اور امامت احمدیہ کے رشتہ کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہو- جاتے ہوئے پیار کیا اور کہا کہ حضرت صاحب کو باقاعدگی سے خط لکھتے رہا کرو- ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے- بہرکیف ابھی عدت کی مدت کو پورے ہوئے صرف پندرہ دن ہی ہوئے تھے کہ خود بھی ابدی نیند سو گئیں- اولاد کی تربیت خالصتاً" دینی ماحول میں کی- امام وقت کی ہر تحریک پر عمل کرنا اور حصہ لینا اپنے لئے ضروری سمجھتی خدمت خلق، غریبوں اور یتامیٰ کی ہر ماہ مدد کرنا ان کے اوصاف حمیدہ میں شامل تھی- کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ گھر سے واپس نہ کیا- کوئی مہمان آجاتا- اور دن یا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل بوسنیا کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات

خدام الاحمدیہ یوکے کی سرگرمیاں
(رپورٹ: محمد رفیع الدین- سیکرٹری خدمت خلق' خدام الاحمدیہ 'یوکے)

اوائل دسمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے صدر خدام الاحمدیہ یوکے احمد یحییٰ صاحب کو بلایا کہ بعض اطلاعات کے مطابق ہنگری' یوگوسلاوین بارڈر پر بے شمار بوزنین پناہ گزین کیمپ میں انتہائی کسمپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں- اور یو این او کے نمائندے یا دیگر امدادی ادارے ان کی صحیح طریق سے دیکھ بھال نہیں کر رہے- حضرت صاحب نے فرمایا کہ موسم بھی اب انتہائی سرد ہو چکا ہے اس لئے فوری طور پر ان کی مدد کا بھی انتظام کیا جائے اور دو یا تین اقساط میں ۱۰ ٹرک کے لگ بھگ اشیائے خوردنی' کمبل' گرم کپڑے وغیرہ وہاں پہنچائے جائیں- اس وقت خدام الاحمدیہ' زاغریب کی طرف امدادی سامان بھجوانے کے لئے دو ٹرکوں کا انتظام کرنے میں مصروف تھی- حضرت صاحب کا پیغام ملتے ہی انہوں نے اپنی کوششوں کو تیز کر دیا اور خدام' لجنہ' انصار اور اطفال کی مدد سے چند دنوں میں چار ٹرکوں میں یہ امدادی قافلہ روانگی کے لئے تیار ہو گیا- ان ٹرکوں پر کل ایک لاکھ آٹھ ہزار سات سو چھپن پونڈ کا مالیتی سامان تقریباً ۱۶ ٹن لادا گیا تھا- سفر کے تمام انتظامات کی تفصیل طے ہو گئی تھی- طے یہ پایا کہ فوری طور پر تین ٹرک ہنگری بارڈر کے لئے اور ایک ٹرک زاغریب پہنچایا جائے- یاد رہے کہ زاغریب میں خدام الاحمدیہ جرمنی کے بوزنین سیل کی طرف سے خدام خود جا کر پناہ گزین کیمپوں میں امدادی سامان تقسیم کرتے ہیں-

جس کمپنی سے ٹرک کرایہ پر لئے گئے انہوں نے بوزنیا کے لئے امدادی سامان کی وجہ سے کرایہ میں تخفیف کر دی اس طرح پی اینڈ او فیری نے بھی کرایہ میں کمی کر دی- سامان میں زیادہ تر کمبل' ادویہ' اشیائے خوردنی اور پہننے والے گرم کپڑے تھے-

کل اکتیس ہزار اشیاء اکٹھی کی گئی تھیں جن کو ڈبوں میں بند کر کے ٹرکوں پر لادا گیا تھا- اس طرح چار ٹرک اور ایک کار پر مشتمل یہ قافلہ دعاؤں کے ساتھ صبح ۵ بجے لندن سے جرمنی کے لئے روانہ ہوا- صبح کا ناشتہ جلنگھم کے قریب موٹروے سروسز پر کیا گیا-

فیری کا وقت صبح گیارہ بجے تھا مگر قافلہ پونے گیارہ بجے ہی بندرگاہ پہنچ گیا- بدقسمتی سے بندرگاہ کے عملہ نے سامان کی جانچ پڑتال میں اتنی دیر کر دی کہ جہاز پر سوار نہ ہو سکے- دوسرا جہاز اس راستہ پر سہ پہر ساڑھے چار بجے تھا- اگر اس پر سوار ہوتے تو آگے پہنچ کر کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا- اس لئے متبادل راستہ اختیار کیا گیا اور انگلستان کے ساحل سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر چل کر فرانس کی بندرگاہ کیلئے پہنچ گئے- اگرچہ قافلہ کے دو ممبران کے پاس فرانس کا ویزہ نہیں تھا تاہم ڈوور کی بندرگاہ کے مینیجر کے تعاون سے کسی قسم کی تکلیف نہیں نہ ہوئی اور قافلہ کیلئے بلجیم کے راستہ جرمنی کی سرحد تک پہنچ گیا- رستے میں ایک ٹرک قافلہ سے بچھڑ گیا جس کی وجہ سے کافی پریشانی ہوئی مگر ادھر ادھر فون کرنے پر معلوم ہوا کہ ٹرک بلجیم میں خراب ہونے کی وجہ سے رک گیا ہے لہٰذا پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی اور قافلے کو جرمنی بلجیم بارڈر پر واقع آخن شہر میں رات کے لئے رکنا پڑا- رہائش کا انتظام لوکل جماعت کے صدر مکرم سمیع صاحب نے اپنے گھر پر کیا- اگلے دن صبح دس بجے قافلہ میونخ کے لئے روانہ ہو گیا- اور بخیر و عافیت رات ڈیڑھ بجے میونخ میں جماعت کے مرکز پہنچ گیا- راستہ میں فرینکفورٹ کے قریب صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی اور ممبران عاملہ قافلہ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے- چنانچہ قافلہ کے ممبران نے ان کے ساتھ موٹروے سروسز پر کھانا کھایا-

میونخ میں صدر جماعت احمدیہ مکرم مظفر گوندل صاحب اپنی جماعت کے خدام' انصار اور اطفال سمیت موجود تھے جنہوں نے ٹرکوں سے سامان اتار کر محفوظ کر لیا کیونکہ یہاں سے ہنگری بارڈر تک یہ سامان خدام الاحمدیہ جرمنی کے بوزنین سیل کی ٹیم کی زیر نگرانی جانا تھا-

ایک ٹرک جو زاغریب کی طرف جانا تھا اس کو بھی فی الحال فرینکفورٹ میں روک لیا گیا اور سامان اتار لیا گیا کیونکہ جرمنی کے احمدیہ بوزنین سیل کی رپورٹ کے مطابق کروشیا میں انتہائی ناموافق حالات کی وجہ سے زاغریب تک جانا خطرہ سے خالی نہ تھا- اس لئے سامان ان کی نگرانی میں چھوڑ دیا گیا جہاں سے جرمنی جماعت کے بوزنین سیل کی زیر نگرانی چند ہی دنوں میں یہ سامان منزل مقصود پر پہنچ جائے گا-

قافلہ کے ممبران مندرجہ ذیل تھے:-
سید احمد یحییٰ' محمد رفیع الدین' کلیم وسیم' غلام ربانی' راشد کمال' اختر امینی' فرحان چوہدری' ظہیر بٹ' خالد جمال' طاہر حیات' نذیر بادل' اکرم احمدی' عمران رشید اور نوید احمد-

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سفر میں پاکستان کے مایہ ناز شاعر جناب عبید اللہ علیم بھی شریک تھے-

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱ تا ۱۷ فروری ۹۴ء ص ۶)

بقیہ صفحہ ۵

رات کا کوئی وقت ہوتا ان کی خدمت کرنا اور آرام کا خیال رکھنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتی تھیں- خاکسار کو یاد ہے کہ جب مجھے 298/c کے تحت تین سال قید اور پندرہ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور خاکسار جیل چلا گیا تو فوراً اپنے بیٹے کے ہاتھ کچھ رقم گھر بھجوائی کہ نہ جانے گھر کے کیا حالات ہیں- کیونکہ اس وقت خاکسار سخت بیمار تھا- اور کاروبار بھی [illegible] تھا- مکرم رانا علاؤالدین صاحب نے ایک لمبا عرصہ بیماری میں گزارا- جب ہسپتال داخل تھے تو دن رات ان کے پاس رہتیں اور خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی- جب بھی ان سے کہا گیا کہ آپ آرام کر لیں تو کہتیں کہ یہ تو میرا فرض ہے- بہوؤں کے ساتھ ایسا سلوک بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے- حقیقی بیٹیوں سے بڑھ کر انہیں پیار دیا- خاکسار جب قائد مجلس تھا تو ہر ماہ تربیتی اور پکنک کے پروگرام بنائے جاتے ساری رات جاگ کر خود اپنے ہاتھوں سے خدام کے لئے کھانا تیار کرتیں- ایک مرتبہ ساری رات خدام کے لئے روٹیاں پکاتی رہیں- اور کوئی شکوہ زبان پر نہ آیا- کہتیں یہ تو میرے لئے باعث برکت ہے وفات سے ایک دن قبل ان کی بہو نے کہا کہ اماں جان آپ نہا کر کپڑے دھو کر بدل لیں- تو مسکرا کر کہا کہ کل مجھے تختے پر نہلا کر کپڑے بدل دینا- جیسے اپنی وفات کا پہلے ہی علم ہو گیا ہو- رمضان میں وفات پائی- شدید بارش کے باوجود سینکڑوں احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی نے نماز جنازہ پڑھائی- احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے- گو یہ غم اتنی جلدی تو نہیں بھولتا- لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم ہے-

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

☆☆☆☆☆

انیلا شاہ- ربوہ

تخیل

انسان سے اس کا تخیل چھین لیا جائے تو وہ اس صحرا کی مانند ہو جائے جہاں کئی سال تک بارش نہ ہو اور پودے زمین کا تمام پانی چوسنے کے بعد اپنے انجام کو پہنچ جائیں- جہاں تخیل انسان کے لئے خلوت میں جلوت کا کام دیتا ہے وہیں اس کو ان دکھوں سے بھی قریب رکھتا ہے جنہیں انسان بھلانا چاہتا ہے- مگر شاید ایسا ممکن نہیں سکون موت کی علامت ہے اور علامتیں تبدیل کرنا بہت مشکل ہے-

تخیل انسان کو خوشی میں بھی ان غموں سے آگاہ رکھتا ہے جو اس کی زندگی کی سطح پر کبھی اولوں اور کبھی پتھروں کی طرح برسے تھے ان غموں سے پیچھا چھڑانا خود کو موت کے حوالے کرنا ہے- اور موت اتنی آسانی سے نہیں آیا کرتی- خواہش بہت کم حقیقت کا روپ دھارتی ہیں-

زندگی کی آرزو کرنے والے بہت جلد موت کی گود میں جا گرتے ہیں اور موت کی تمنا رکھنے والوں کو زندگی نہیں چھوڑتی- مگر ان سب میں تخیل ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور انہیں ماضی اور مستقبل کے بھیانک یا سہانے خواب دکھا کر موت یا زندگی کا طلب گار بناتا ہے اور پھر انہیں تنہا چھوڑ کر نئے جال دن اور رات کے چکر میں بنتا ہے جو صبح سے شام اور شام سے صبح کے چکر میں بنتے اور ختم ہوتے رہتے ہیں- انسان اپنے ہی ہاتھوں مات کھاتا اور جیتتا رہتا ہے مگر خواہش اسے تخیل کے پردہ پر بہت کچھ کرنے اور سوچنے پر مجبور کرتیں ہیں- کہیں مجرم' سمگلر اور کہیں ڈاکٹر سائنسدان جنم لیتے ہیں- کوئی عفریت بن کر دنیا کو ڈراتا ہے تو کوئی مسیحا بن کر اپنا جادو جگانے لگتا ہے-

زندگی چلتی رہتی ہے کبھی ایک کی پٹڑی پر اور کبھی دوسرے کی پٹڑی پر تخیل کا پہیہ رواں دواں رہتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ محترمہ فرحت اقبال صاحبہ بنت مکرم اقبال احمد صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور کا نکاح بہمراہ مکرم سلمان خالد صاحب ابن مکرم خالد حیات بھٹی صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے پر بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ نے بتاریخ ۱۱۔ مارچ ۱۹۹۴ء پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۸۔ مارچ ۹۴ء کو منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری عبدالماجد وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب وڑائچ آف چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا کی شادی بہمراہ محترمہ مریم حنا صاحبہ بنت مکرم چوہدری پرویز محمود صاحب دھاریوال مورخہ ۹۴۔۳۔۷ اکو وڑائچ ٹاؤن ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی پنجاب نے دعا کروائی۔ اگلے روز چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اقبال ناصر صاحب انسپکٹر بیت المال حیدر آباد سندھ کو ۲۵ مارچ ۱۹۹۴ء کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ اب حالت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے۔ اور دیوان مشتاق ہسپتال حیدر آباد میں زیر علاج ہیں۔

اس طرح محترمہ محمودہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر کے پاؤں میں موچ آ گئی ہے۔

○ مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب انسپکٹر وقف جدید کی نسبتی بہن محترمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مہردین صاحب کاشانہ مہر دار النصر غربی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد ابراہیم عابد صاحب صراف سابق امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۷۔ مارچ ۹۴ء انتقال کر گئیں ان کی عمر ۷۴ سال تھی آپ موصیہ تھی آپ کی میت کو ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مربی صاحب حلقہ سمڑیال نے دعا کروائی۔

آپ انشاء خان صاحب صراف ڈسکہ کوٹ ناظم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کی والدہ محترمہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب ناظم مجالس انصاراللہ ضلع گجرات کے ہم زلف مکرم میاں محمد اشرف بھٹی صاحب ابن مکرم مولوی جمال الدین صاحب آف چک سکندر حال محلہ نثار پورہ۔ کھاریاں عید الفطر کی شب مطابق ۱۴۔ مارچ ۹۴ء دس بجے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

داخلہ مدرستہ الحفظ

○ مدرستہ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کا انٹرویو ۱۰۔ اپریل ۹۴ء بروز اتوار صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کی شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔

۲۔ پرائمری پاس ہو (پرائمری پاس جس کی عمر ۱۰ سال ہو تو ترجیح دی جائے گی)

۳۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھا ہوا ہو اور حافظہ اچھا ہو۔

۴۔ درخواست انٹرویو سے قبل پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کے فوٹو سٹیٹ کے ساتھ اور طالب علم کے والد کی طرف سے پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں اصل سند انٹرویو کے وقت ہمراہ لائیں۔

کامیاب طلبہ کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو لیا جائے گا اور پھر طبی معائنہ ہوگا۔

فارم داخلہ پر یا الگ کاغذ (درخواست) پر والد اور والدہ دونوں کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہیں۔

پرنسپل

یاد رفتگان

متماز نقراللہ

مکرم کرنل چراغ صاحب

○ میرے داماد کرنل چراغ ۱۳ نومبر ۱۹۹۳ء صبح آٹھ بجے راولپنڈی کے فوجی ہسپتال میں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور اسلام آباد میں دفن ہوئے۔ آپ بہت نیک اور دین دار تھے ہر ایک کی اپنی جیب سے مدد کرنا اور ظاہر نہ کرنا آپ کی بہت بڑی خوبی تھی بچوں بوڑھوں جوانوں میں ہر دل عزیز تھے اپنی اولاد سے تو اپنی جان سے زیادہ پیار کرتے تھے بیوی کو اتنا آرام اور پیار دیا کہ انتہا نہیں۔ میری اتنی عزت کرتے تھے کہ ہر وقت ہر جگہ و ہر دوست کو یہی کہتے کہ ایسی عظیم عورت نہیں ہو سکتی۔ ہر وقت جو کام کرتے پہلے فون کرتے کہ امی جان دعا کریں۔

○ میری بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکے اور ایک بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بڑا لڑکا ڈاکٹر بلال سرجن بن گیا ہے۔ دوسرا لڑکا انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی ایس سی گولڈ میڈل انرز کے ساتھ پاس کر کے اب امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ بیٹی K.E.C میں ڈاکٹری کے آخری سال کا امتحان دینے کی تیاری کر رہی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے داماد کرنل چراغ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور میری بیٹی اور اس کے بچوں کا حافظ ناصر ہو۔

شکریہ احباب

○ محترمہ رضیہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالحی صاحب کوارٹر تحریک جدید رقم فرماتی ہیں۔

خاکسارہ کے خاوند محترم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا کی وفات پر بہت سی بہنوں اور بھائیوں نے خطوط کے ذریعے ہم سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ خاکسارہ ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں محترم میاں صاحب کی خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳۰-مارچ- 1994ء
موسم خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر چھاؤنی میں بھارتی فوج کے آرڈی ننس ڈپو میں دھماکوں کے بعد زبردست آگ بھڑک اٹھی اور اسلحہ ڈپو تباہ ہوگیا۔ اردگرد کی عمارتیں راکھ کا ڈھیر بن گئیں ۲۰۰ فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوج نے پورے علاقے میں کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ راجوری میں بھی فوجی ہیڈ کوارٹر راکٹ لگنے سے تباہ ہوگیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے مزید کارروائیاں کرکے درجن سے زیادہ فوجی ہلاک کر دئے ہیں۔ راجوڑی چھاؤنی پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں چھ فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں مرندھر میں بھی بھارتی فوجی یونٹ کے ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کیا گیا جس سے متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ۶ زخمیوں کی حالت تشویش ناک ہے۔

○ تربیلا اور منگلا کی جھیلوں میں پانی کی سطح میں ریکارڈ کمی اور مظفر گڑھ، کوٹ ادو کے تھرمل پاور سٹیشنوں میں فنی خرابیاں دور نہ ہونے کے باعث بجلی کا بحران مزید شدت اختیار کر گیا ہے۔ اور لوڈ شیڈنگ میں ۲ سے ۴ گھنٹے تک اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ اب جتنی گرمی بڑے گی اتنی زیادہ لوڈ شیڈنگ ہو گی۔ اور بجلی کی قلت کا بحران دن بدن بڑھتا رہے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے بلدیاتی اداروں کے کیس میں کہا ہے کہ نوٹیفکیشن قانونی تقاضے پورے نہیں کرتا کیونکہ اس میں نئے الیکشن کی تاریخ شامل نہیں۔ اس لئے حکومت بتائے کہ وہ نوٹیفکیشن واپس لیتی ہے یا نہیں۔ حکومت کے جواب ملنے پر عدالت اپنا فیصلہ سنائے گی۔

○ بھارت نے امریکہ کو صاف جواب دے دیا ہے کہ وہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے دو طرفہ معاہدہ میں شامل نہیں ہو گا۔ بھارت نے ایسا پاکستان کو لڑاکا طیاروں کی مجوزہ فروخت کی وجہ سے کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق امریکہ دونوں ملکوں کی جوہری سرگرمیوں کو موجودہ سطحوں پر روکنا چاہتا ہے جبکہ بھارت کا موقف یہ ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کی توسیع روکنے کے ایسے سمجھوتے کے حق میں ہیں جو بڑی طاقتوں پر بھی نافذ ہوں۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق لغاری نے کہا ہے کہ اپوزیشن کا طرز عمل غیر ذمہ دارانہ ہے۔ اپوزیشن نے مجھ پر اور بے نظیر پر ذاتی حملے کئے حتیٰ کہ ہمارے بزرگوں کو بھی معاف نہیں کیا۔ انہوں نے کہا سیاسی لڑائی اس کی جائز حدود کے اندر لڑی جانی چاہئے۔ اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ حکومت کا حق حکمرانی تسلیم کرے سیاسی استحکام ہو گا تو امن وامان کی صورت حال معیشت اور دفاعی صلاحیتیں بھی بہتر ہوں گی۔

○ صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور چوہدری محمد فاروق نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات مقررہ وقت پر ہوں گے۔ بلدیاتی انتخابات سے پہلے یونین کونسلیں ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انتخابات غیر جماعتی ہوں گے۔ ووٹر کی عمر کی حد ۱۸ سال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے انتخابات سے پہلے نئی انتخابی فہرستیں تیار کی جائیں گی۔ لوکل کونسل کی سطح پر پنچائت کونسلوں کا نظام لایا جائے گا۔ بعض جگہوں پر نئے سر سے حلقہ بندیاں کی جائیں گی۔

○ تاجکستان کے صدر امام علی رحمانوف پاکستان کے سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر صدر پاکستان، وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے علاوہ چیئرمین سینیٹ اور وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی اور وفاقی کابینہ کے ارکان اور بہت سارے فوجی و سول حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ اپنے قیام کے دوران دو طرفہ تعاون، افغانستان کی صورت حال سمیت کئی اہم امور پر بات چیت کریں گے۔

○ کشمیر میں بھارت نے کنٹرول لائن پر مورچوں کی تعمیر شروع کر دی ہے اور فوجی نقل و حرکت سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت محدود جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

○ ترکی کے مونسپل انتخابات میں مجموعی طور پر حکمران پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن انقرہ اور استنبول میں بنیاد پرست جیت گئے ہیں اور یہ دونوں شہروں نے حکمران پارٹی کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ بنیاد پرستوں کو ان انتخابات میں پچھلے انتخابات کی نسبت دگنے ووٹ ملے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ بیرون ملک پاکستانیوں کی پنجاب میں سرمایہ کاری کے لئے خصوصی سیل قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود پی آئی اے کے کرایوں اور ٹیلیفون کال کے ریٹ میں کمی سمیت کراچی سے ابو ظہبی تک فری سروس کے اجراء کے لئے وزیر اعظم سے بات کریں گے۔

○ وفاقی کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے سرخ مرچ پر برآمدی ڈیوٹی معاف کرنے اور شوگر ملوں کو ایکسائز ڈیوٹی میں پچاس فی صد چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت ملک میں بیس ہزار ٹن سرخ مرچ کا فاضل ذخیرہ موجود ہے کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ اس میں سے نصف کی برآمد کی اجازت دی جائے۔

○ انسانی حقوق کمیشن پاکستان نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان میں اکثر زمینداروں اور جاگیرداروں کے نجی جیل خانے ہیں۔ مزارعوں، ہاریوں، اور مزدوروں کو زنجیروں سے باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اور ان سے بیگار لی جاتی ہے۔ اور ان سے غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔

○ پنجاب میں صوبائی وزراء، مشیروں، اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی سرکاری مراعات میں اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہاؤس رینٹ ۱۵ ہزار روپے ماہانہ سے بڑھا کر ۲۵ ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ وزراء کے لئے ۷۰ نئی ٹویوٹا گاڑیاں بھی منگوائی جائیں گی۔

○ آزاد جموں وکشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ اگر بھارت مسئلہ کشمیر کے بارے میں اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آیا تو ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری محمد الطاف حسین نے مسلم لیگ (**فنکشنل**) کے سربراہ پیر پگاڑا سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ یہ ملاقات ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔ اس ملاقات میں سیاسی صورت حال پر اہم تبادلہ خیال کیا گیا پیر پگاڑا نے کہا کہ آپ کے گورنر بننے سے پنجاب مضبوط ہاتھوں میں آگیا ہے۔ عوام کے مسائل جلد حل ہوں گے۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون : 420958

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات
① Digest Curative Smell — ۱۔ ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell — ۲۔ ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell — ۳۔ فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell — ۴۔ فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell — ۵۔ ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell — ۶۔ پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell — ۷۔ ٹیمپر کیوریٹو سمیل
قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606